قرآن حکیم اور خاندانی منصوبہ بندی

تحریر: جناب عبدالرشید ارشد

اگر کوئی شخص عقل وشعور کے ساتھ اپنے ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اور آخرت کے محاسبے کو اپنے عمل سے جھٹلاتا بھی نہیں تو ایسے شخص کیلئے قرآن حکیم اور سنت رسول ﷺ اتھارٹی ہے۔ اسے اگر کوئی نقطہ سمجھ نہیں آتا تو وہ مین میخ نکالنے کی بجائے اپنی فکر، اپنے تدبر کی وہاں تک رسائی نہ ہونا جانتا ہے۔ رسائی کیلئے بارگاہ رب العزت میں فریاد کرتا ہے، سجدے کرتا ہے دوسرے تدبر کرنے والوں سے معلوم کرتا ہے کیونکہ اس میں قطعاً کوئی عیب نہیں کیونکہ ازل سے ابد تک شمع سے شمع جلتے رہنے کا چلن ایک مسلمہ حقیقت ہے جسے ہر سلجھا ذہن تسلیم کرتا ہے۔

عقلمندوں کا ہر دور میں ہر کسی کیلئے یہی مشورہ رہا ہے کہ ''بات کو پرکھو یہ نہ دیکھو کہ کہنے والا کون ہے'' یعنی کوئی مخصوص چشمہ لگائے بغیر ہر علم پڑھو پھر اسے جانچو، سمجھ نہ آئے تو کسی سے سمجھنے کی کوشش کرو اور یوں سارے مراحل سے گزرنے تک بات نتھر جائے گی۔ مگر قرآن کریم پیدا کرنے والے رب کا کلام ہے اور کلام نبی ﷺ کو قرآن کے بعد دوسرے درجے میں صحت وحفاظت کا مرتبہ حاصل ہے۔ اس کی حقانیت کیلئے بزرگوں نے انتہائی محنت کی ہے۔ کئی بدطینت غیر مسلموں نے اس میں کھوٹ ملانے کی کوشش کی مگر محدثین نے مکھن کے بال کی طرح کھوٹ نکال باہر کی لہذا قرآن اور فرمان رسالتؐ ہر معاملے میں ''پتھر پر لکیر'' ہیں۔ یہاں شبہ کرنے تذبذب میں وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

قرآن وسنت کے پیغام کی خوبی ہی یہ ہے کہ اس میں سادگی ہے یہ پیچیدگی سے مبرا ہے۔ کہی جانے والی بات انسانی فطرت وداعیات سے مناسبت رکھتی ہے یہی وجہ ہے کہ غیر مسلموں میں سے جس کسی نے بھی تعصب کا چشمہ لگائے بغیر اس سرچشمہ فیض میں غوطہ لگایا وہ فیضیاب ہوکر رہا ہے۔ تخلیق کائنات ہو یا اس کائنات میں تخلیقِ اشرف المخلوقات کا معاملہ ہو اس کی موت وحیات کا مکمل کنٹرول اس خالق نے اپنے قبضہ قدرت میں رکھا ہے۔ (**خلق الموت والحیاۃ**) '' اس نے موت اور زندگی کی تخلیق کی'' اور بعینہ اسی طرح رب (پرورش کنندہ) کی ذمہ داری بھی اس نے خود اپنے پاس رکھی ہے۔ یعنی انسان کیلئے دو باتیں بلا اشتباہ ذہن میں رکھنے کی ہیں، پہلی موت وحیات پر انسان کا کنٹرول نہ ہونا ہے تو دوسری وسائلِ رزق کی رسائی ہے۔

یہاں یہ سوال ذہن میں آتا ہے کہ روزمرہ زندگی میں ہم عملاً لوگوں کو قتل ہوتے دیکھتے ہیں جس میں نہ

کوئی قاتل ملوث ہوتا ہے نہ حادثات میں زندگیاں تلف ہوتی ہیں۔اس بات کو ایک مثال سے بخوبی سمجھا جاسکتا ہے۔ ایک شخص ہر حادثے پر بات بات پر یہی جملہ دہرایا کرتا تھا کہ ''بس اللہ تعالیٰ کی یہی مرضی تھی'' دوسرا شخص اس جملے سے چڑتا تھا۔ایک روز جب پہلا شخص گلی میں جارہا تھا تو دوسرے نے اسے پیچھے سے کمر میں پتھر دے مارا۔جب اس نے مڑکر دیکھا، تو کہنے لگا کہ کہو نا اللہ تعالیٰ کی یہی مرضی تھی۔اس شخص نے کہا بے شک اللہ کی مرضی کے بغیر پتہ بھی نہیں ہلتا۔اس پر دوسرے شخص نے کہا کہ پھر پیچھے مڑکر کیا دیکھ رہے ہو؟ پہلے شخص نے کہا کہ میں تو صرف یہ دیکھ رہا ہوں کہ اس حرکت میں روسیاہی کس کا مقدر بنی ہے۔یعنی مشیت الٰہی میں مثبت یا منفی اسباب کا واسطہ ضرور ہوتا ہے۔لہٰذا موت کیلئے اسباب ہوتے ہیں اچھے بھی اور برے بھی۔ان اسباب کا ذکر ہم آگے کرنے والے ہیں۔

خاندانی منصوبہ بندی یا بہبود آبادی کا نعرہ دراصل تحدید آبادی کا نعرہ ہے۔آبادی کی بڑھوتری یا آبادی کی کمی پر مکمل کنٹرول آبادی کے خالق کا ہے، جو آن واحد میں قدرتی آفات سے لاکھوں لوگوں کو سمیٹ لیتا ہے، جس کی تازہ ترین مثال ماضی قریب کی سونامی حالیہ امریکی قطرینہ ریٹا، بیٹا اور پاکستان کا تاریخی زلزلہ ہے۔اسی طرح وسائل کی تنگی وفراوانی بھی اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔یہ صرف انسان کیلئے نہیں ہر نوع کی مخلوق کیلئے ہے۔

﴿و ما من دابة فی الأرض الا علی الله رزقها و یعلم مستقرها و مستودعها﴾ (ھود:۷)(روئے زمین پر کوئی جاندار نہیں ہے جس کا رزق اللہ کے ذمہ نہ ہو، وہ جانتا ہے اس کے رہنے کی جگہ اور دفن ہونے کی جگہ)

بہبود آبادی کے خوبصورت پردے کے پیچھے بڑی کریہہ تصویر ہے کہ عورت کی صحت کی خاطر، ملکی وسائل کو مناسب انداز میں استعمال کرکے، غربت کی شرح کم کرکے، خوشحالی کی جانب قدم اٹھانے کیلئے ضروری ہے کہ کنٹرول کیا جائے۔کنٹرول کا نعرہ ہے کہ ''بچے دو ہی اچھے'' یعنی ایک لڑکا اور ایک لڑکی۔گویا بہبود آبادی کا نظام اس بات پر قادر ہے کہ ہر عمل کرنے والے خاندان کو ایک لڑکا اور ایک لڑکی ''عطا'' کرے۔یہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں آنے کی بدترین جسارت ہے کیونکہ خالق کا فرمان تو یہ ہے کہ میں جسے چاہوں لڑکا دوں جسے چاہے لڑکی دوں یا دونوں دوں یا بانجھ رکھوں۔﴿یخلق مایشاء یهب لمن یشاء اناثاً و یهب لمن یشاء الذکور أو یزوجهم ذکراناً و اناثاً و یجعل من یشاء عقیماً انه علیم قدیر﴾ (الشوریٰ:۴۹،۵۰) ''پیدا فرماتا ہے جو چاہے عطا کرتا ہے جسے چاہے لڑکیاں اور جسے چاہے لڑکے یا ملا جلا کر دیتا ہے انہیں لڑکے اور لڑکیاں عطا کردیتا ہے جسے چاہے بانجھ بے شک وہ باخبر قادر مطلق ہے''۔

ہم عقل کل ہونے کا دعویدار اپنی منصوبہ بندی پر فخر کرتے ہیں، اتراتے ہیں کہ ہماری مثبت پالیسیاں

رنگ لا رہی ہیں۔ ان کے نتائج یہ اور یہ ہوں گے مگر جس ہستی نے ہمیں ایسی ''فخریہ منصوبہ سازی'' کیلئے سینۂ دھرتی پر سجایا اس کی منصوبہ بندی کی عظمت پر غور وفکر کرتے ہم شرماتے ہیں کہ ہم بنیاد پرست مشہور نہ ہو جائیں۔ حالانکہ حقیقی منصوبہ بندی اسی ہستی کی قابل قبول ہوتی ہے جس کے فیصلوں پر، جس کے اقدام پر کوئی انگلی نہ اٹھا سکے، کوئی رخنہ نہ ڈال سکے۔ کیا خالق کے مقابلے میں کوئی شخص یہ دعویٰ کرسکتا ہے کہ وہ ایسا ہی منصوبہ ساز ہے۔

خالق کائنات نے تشکیل کائنات کے منصوبہ میں تخلیق انسان کو شامل کیا تو اس کی تعداد مقرر کر کے ارواح بھی ساتھ ہی تخلیق کر لیں ان کا دنیا میں آنے جانے کا تانا بانا بھی طے کر دیا اور دنیا میں آنے کے بعد مطلوبہ وسائل خوراک بھی طے فرما دیئے۔ غرض کوئی پہلو اس منصوبہ بندی میں تشنہ نہ رہ گیا ہو، اس کا قدم قدم پر خیال رکھا گیا۔ قرآن میں ہمیں یہ ذکر بھی ملتا ہے۔ ﴿**هو الذی یصور کم فی الأرحام کیف یشاء**﴾ (آل عمران:٦) ''وہی تو ہے جو رحم مادر میں تمہاری شکل وصورت جیسی چاہتا ہے بناتا ہے''۔

کتنی تعداد میں مرد وزن دنیا میں بھیجنے مقصود تھے ارواح تخلیق کر لی گئیں اور دنیا میں آنے سے قبل اور دنیا میں آنے کے بعد ان کا منطقی انجام بھی طے کر دیا گیا اور اس کے ساتھ ان کی فطرت میں ڈالے گئے اس یقین کا کہ ان کا پرورش کنندہ، ان کا رب بھی تخلیق کنندہ اللہ تعالیٰ ہی ہے، اقرار لیا گیا۔ ان ارواح میں یقیناً لڑکے، لڑکیاں اور مخنث سبھی شامل تھیں اور وہ بھی جو اسقاط کے سبب دنیا دیکھنے سے رہ جائیں گے۔ ﴿**و اذ أخذ ربک من بنی آدم من ظهور هم ذریتهم و أشهد هم علی أنفسهم ألست بربکم قالوا بلی شهدنا**﴾ (الاعراف:١٧٢) اور یاد کرو جب نکالا تمہارے رب نے اولاد آدم میں سے یعنی ان کی پشتوں میں سے ان کی نسل کو اور گواہ بنایا تھا خود کو ان کے اوپر (اور پوچھا تھا) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو سب نے یک زبان ہو کر کہا تھا کہ ہاں تو ہی ہمارا رب ہے (یعنی پرورش کرنے والا ہے)۔

علیم وخبیر خالق بخوبی جانتا تھا کہ میری اسی مخلوق میں سے لوگ میرے باغی بن کر خود تو دنیا میں مزے کریں گے مگر دوسروں کا راستہ روکنے کی خاطر میرے نظام تولید میں رکاوٹیں ڈالیں گے۔ اس نے بہت پہلے اس کی نشاندہی اپنی محکم کتاب ہدایت میں ان الفاظ میں فرما دی تھی۔ ﴿**ولآمرنهم فلیغیرن خلق الله**﴾ (الاعراف:١١٩) ''تو وہ ضرور ردوبدل کریں گے اللہ کی بنائی ہوئی ساخت میں''۔

تحدید آبادی کے داعی عورتوں مردوں کو آپریشن کے ذریعے جب بانجھ بناتے ہیں تو وہ خالق کی نشاندہی کے عین مطابق تخلیقی ساخت میں بدترین تبدیلی کر رہے ہوتے ہیں اور جب اس سے کم درجے میں خواتین کے تخلیقی

اعضا میں رکاوٹ ڈالنے والی اشیاء ٹھونستے ہیں تو وہ بھی قدرت کے نظام میں مداخلت کے مجرم بنتے ہیں۔ اس سارے عمل میں کم بچے پیدا کرنے کے خواہشمند گمراہوں کو یہ یقین دلایا جاتا ہے کہ اس سے ان کے جسمانی نظام صحت پر کچھ بھی برے اثرات مرتب نہ ہوں گے حالانکہ خود انہی میں سے اکثر میڈیکل ماہرین کی رائے میں یہ خطرناک بیماریوں کا دروازہ کھولنے والا عمل ہے۔ مثلاً ''یہ ایک ثابت شدہ حیاتیاتی قانون ہے کہ جسم کا ہر عضو اپنا خاص وظیفہ انجام دینا چاہتا ہے اور اس کام کو پورا کرنا چاہتا ہے جو فطرت نے اس کے سپرد کیا ہے۔ اگر اس عضو کو اس کا متعین فطری کام کرنے سے روک دیا جائے تو لازماً الجھن اور مشکلات پیدا ہوں گی۔ عورت کے جسم کا بڑا حصہ بنایا ہی گیا ہے استقرار حمل اور تولید کیلئے۔ اب اگر ایک عورت کو اپنے جسمانی اور ذہنی نظام کا یہ تقاضا پورا کرنے سے روک دیا جائے تو وہ اضمحلال اور اندرونی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوگی۔ اس کے برعکس ماں بن کر وہ ایک نیا حسن، ایک روحانی بالیدگی پالیتی ہے اور جسمانی اضمحلال پر قابو بھی پالیتی ہے۔

ایک عورت کو اولاد کی ضرورت صرف اس بنا پر نہیں ہے کہ یہ اس کی مادری جبلت کا تقاضا ہے یا یہ کہ وہ اس خدمت کی انجام دہی اوپر سے عائد کردہ اخلاقی ضابطے کی بنا پر فرض سمجھتی ہے بلکہ دراصل اسے اس کی ضرورت اس لئے بھی ہے کہ اس کے جسم کا سارا نظام بنا ہی اس کام کیلئے ہے، لہذا اگر اسے اس کام سے باز رکھا جائے گا یا محروم کردیا جائے تو اس کی پوری شخصیت بے کیفی، محرومی اور شکست وریخت کا شکار رہے گی''۔ (Dr. Oswald Schwors "The Phychology of Sex") ''مانع حمل وسائل کے استعمال سے مردوں کے جسمانی نظام میں برہمی پیدا ہوتی ہے۔ عارضی طور پر ان میں کمزوری یا نامردی بھی پیدا ہوسکتی ہے''

مانع حمل تدبیر کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عورت کے عصبی نظام میں سخت برہمی پیدا ہوتی ہے۔ اس میں بدمزاجی اور چڑچڑاپن پیدا ہوجاتا ہے۔ جب اس کے جنسی جذبات کی تسکین نہیں ہوتی تو شوہر کے ساتھ تعلقات خراب ہو جاتے ہیں۔ (British Natinal Birth Rate Commission Report) ''ضبط ولادت کی گولیاں خطرناک نتائج کی حامل ہیں۔ ان کے استعمال سے سر چکرانا اور دیگر اعصابی تکالیف ہی نہیں بلکہ کینسر Cancer جیسے موذی مرض پیدا ہونے کا خدشہ بھی ہے''۔ (بحوالہ صدق جدید لکھنو نومبر Dr. Ranial-60 Deucas-Brtisher) ''ضبط ولادت کے طریقے جو بھی ہوں، کے مسلسل استعمال سے عورت میں اعصابی ناہمواری، پژمردگی، افسردہ دلی، طبیعت کا چڑچڑاپن، اشتعال پذیری، غمگین حالت کا ہجوم، بدخوابی، پریشان خیالی دل ودماغ کی کمزوری، دوران خون کی کمی، ہاتھ پاؤں کا سن ہوجانا، جسم میں کہیں کہیں ٹیسیں اٹھنا، ایام ماہواری

میں بے قاعدگی پیدا ہو جانا لازمی اثرات ہیں''۔(Dr. Marry Schorlaib "Forty Years Experience")

یہ ہے ردِ عمل تخلیقی نظام میں تغیر پیدا کرنے کا جس کی نشاندہی خالق نے ﴿فليغيرن خلق الله﴾ سے فرمائی تھی۔اس کی نشاندہی کرنے والے مساجد کے ''بنیاد پرست'' مولوی نہیں ہیں مغرب کے ماہرین ہیں۔اسی مغرب کے جو ہمیں خاندانی منصوبہ بندی کیلئے گولیاں کھلانے پر مصر ہے، وہی مغرب جو اپنے ہاں زیادہ بچے پیدا کرنے پر شادی شدہ جوڑوں کو مراعات کا اعلان کر رہا ہے، جو حرامی بچے پیدا کر کے بھی آبادی کی کمی کو پورا کرنے میں شرم اور جھجک محسوس نہیں کر رہا بلکہ برملا اظہار کرتا ہے کہ دوسری قسم ہی کے بچے پیدا ہوں تا کہ حلالی اور حرامی کا امتیاز ہی ختم ہو جائے۔

تحدید آبادی کے داعی مغربی ممالک جو مسلمان ممالک کو اس خاص مقصد کیلئے خطیر امداد دیتے ہیں، بڑھتی آبادی گھٹتے وسائل کا ہوّا کھڑا کئے ہوئے ہیں۔مسلمان ممالک کو آبادی میں اضافے کے سبب قحط سے ڈراتے ہیں حالانکہ خالق نے وسائل پہلے پیدا کئے اور انسان کو وسائل سے استفادہ کیلئے بعد میں پیدا کیا۔ذرا خالق کے علم کی وسعت اور اس کے پیدا کردہ انسان کی نادانی کا اندازہ کیجئے کہ خالق نے اس نادان کی سوچوں کی نفی کیسے فرمائی ہے﴿و كذلك زين لكثير من المشركين قتل أولاد هم شركا ؤ هم ليردوهم و ليلبسوا عليهم دينهم ﴾(الانعام:۱۳۷)''اور اس طرح بہت سے مشرکوں کیلئے اولاد کو قتل کرنا خوشنما کر دیا ان کے ٹھہرائے ہوئے شریکوں سے تا کہ انہیں ہلاکت میں مبتلا کر دیں ان کو اور ان کیلئے ان کے دین کو گڈمڈ کر دیں''۔

﴿قدخسر الذين قتلوا أولادهم سفهاً بغير علم و حرموا مارزقهم الله افتر آءً على الله قد ضلوا و ما كانوا مهتدين ﴾(الانعام:۱۴۰)۔''جن لوگوں نے اپنی اولاد کو بے وقوفی اور بے سمجھی سے قتل کیا اور اللہ پر جھوٹ باندھ کر اس کی عطا کردہ روزی کو حرام ٹھہرایا وہ خسارے میں پڑ گئے۔بلاشبہ وہ گمراہ ہیں اور ہدایت یافتہ نہیں ہیں''۔(یہ خسارہ دنیوی اور اخروی طور پر ہے)﴿ولا تقتلوا أولادكم من املاق نحن نرزقكم و اياهم ولاتقربوا الفوا حش ماظهر منها و ما بطن ولا تقتلوا النفس التى حرم الله الا بالحق ﴾(الانعام:۱۵۱)''اور غربت کے اندیشے سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا کیونکہ تمہیں اور ان کو رزق ہم ہی دیتے ہیں اور بے حیائی کے کام ظاہر ہوں یا چھپے ہوئے ان کے قریب بھی نہ پھٹکنا اور نہ کسی ایسے کو قتل کرنا جسے اللہ نے قتل کرنا حرام ٹھہرایا ہے مگر جائز طور پر''﴿ان ربك يبسط الرزق لمن يشاء و يقدر انه كان بعباده خبيراً بصيراً ولا تقتلوا أولادكم من خشية املاق نحن نرزقهم و اياكم ان قتلهم كان خطأ كبيراً ولا تقربوا الزنى انه كان فاحشةً و ساء سبيلاً﴾(اسراء:۳۱،۳۲،۳۳)''بے شک تمہارا رب

جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کرتا ہے اور جس کی چاہتا ہے روزی تنگ کرتا ہے وہ اپنے بندوں سے خبر دار ہے، دیکھ رہا ہے اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو۔ ان کو اور تم کو رزق تو ہم ہی دیتے ہیں۔ بلاشبہ اولاد کا قتل سخت گناہ ہے اور زنا کے قریب بھی نہ پھٹکنا کہ وہ بے حیائی اور برائی کی راہ ہے''۔

قرآن حکیم ہی ہمیں بتاتا ہے کہ نبی آخر الزمان ﷺ کو اس عہد کے ساتھ مومن خواتین سے بیعت لینے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا کہ ﴿یأیھا النبی اذا جاء ک المؤمنٰت یبا یعنک علی أن لا یسرقن و لا یزنین و لا یقتلن أولا دھن﴾ ''اے پیغمبر جب تمہارے پاس مومن عورتیں اس بات پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ نہ تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کریں گی، نہ چوری کریں گی، نہ بدکاری کریں گی اور نہ ہی اپنی اولاد کو قتل کریں گی تو ان سے بیعت لے لو'' (الممتحنہ۔۱۲)

قرآن حکیم کی مذکورہ صراحتوں کے بعد اب دو سوال سامنے آتے ہیں پہلا آبادی کی بڑھوتری کے ساتھ قحط کا خدشہ اور اللہ تعالیٰ کا رزق دینے کا وعدہ۔ حقیقت کیا ہے دوسرا یہ کہ کیا تحدید آبادی قتل اولاد ہے؟ محکمہ تحدید آبادی نے عوام کو دھوکہ دینے کی خاطر اسقاط کے حق میں ''علمائے کرام'' سے فتوے تو لیے ہی تھے۔ قرآن حکیم سے اپنے حق میں مختلف آیات میں معنوی تحریف ہی نہیں کی بلکہ سورۃ الحدید کی آیت نمبر ۲۰ میں عملاً تحریف تک کر ڈالی۔ یہ تحریفی کیلنڈر 1995ء میں محکمہ تحدید آبادی نے شائع کیا تھا۔

''تحریف شدہ آیت (نقل کفر، کفر نہ باشد) ﴿و تکاثر فی الأموال والأو لاد کمثل غیث الکفار نباته و ما الحیوۃ الدنیا الامتاع الغرور﴾ جب کہ اصل آیت اس طرح ہے ﴿و تکاثر فی الأموال والأو لاد کمثل غیث اعجب الکفار نباته و ما الحیوۃ الدنیا الامتاع الغرور﴾ ''اور مال اور اولاد کی ایک دوسرے سے زیادہ طلب کی مثال ایسی ہے جیسے بارش کسان کو اس سے اگی ہوئی کھیتی بھلی لگتی ہے۔ یہ دنیا کی زندگی تو متاع فریب ہے'' (کیلنڈر ۹۶۔۱۹۹۵، تحقیق کے ایم نصر اللہ محکمہ بہبود آبادی پنجاب) قحط کا ڈھنڈورہ پیٹنے والوں کو انہی کے ہم وطنوں نے ''شیشہ دکھایا'' مگر اس کے باوجود گوئبلز کی یہ ذریت رٹ لگائے جا رہی ہے کہ ''بڑھتی آبادی سے وسائل کم ہو رہے ہیں'' ملاحظہ فرمایئے چند اقتباسات۔ خالق نے اس بھری کائنات میں انسان کیلئے جس قدر وسائل جمع کر رکھے ہیں وہ انسان کے فہم وادراک کی وسعتوں سے کہیں زیادہ ہیں۔ ''اگر دنیا کی زمین ٹھیک ٹھاک استعمال کی جائے تو موجودہ معلوم طریقوں کو استعمال کر کے بھی موجودہ آبادی سے دس گنا آبادی کو یعنی 28 ارب افراد کو مغربی ممالک کی خوراک کے اعلیٰ معیار پر قائم رکھا جا سکتا ہے۔ کثرت آبادی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

(Clarla, colin (economists) "Population & Living standerds")

''یہ قطعی ممکن نہیں آتا ہے کہ اس پروگرام کے مجموعی اثرات بالآخران تمام امید افزا اندازوں سے بھی کہیں زیادہ ہوں جو شدید ترین رجائیت پسندوں نے قائم کیے ہیں''۔

So bold an aim- Dr. La martina Yates- FAO Expert-report page-130

''مالتھس (قحط سے ڈرانے والا) کی موت کو اب 150 سال گذر چکے ہیں اور اس کی سنگین پیش گوئیاں ابھی تک پوری نہیں ہوئیں۔ دنیا کی آبادی جیومیٹری کے حساب سے دگنی چوگنی ہوگئی جیسا کہ اس نے کہا تھا اس میں جنگوں اور حوادث نے بس تھوڑا سا فرق ڈالا۔ آج اس کے اندازوں سے بڑھ کر آبادی 8 گنا ہو چکی ہے مگر غذائی پیداوار میں کچھ اضافہ ہی ہوا ہے اور انسان کی موجودہ نسل کو اوسط سطح پر تاریخ کی سب سے بہتر غذا مل رہی ہے۔ مالتھس غلطی پر تھا۔ ہمارے لئے یہ مقدر نہیں کہ ہماری آئندہ نسلیں قحط میں پیدا ہوں''۔

(G.Dyer "malthus the False Prophet" India Time Dec:28,84)

آیئے اب جائزہ لیتے ہیں کہ تحدید آبادی کے جملہ ذرائع قتل اولاد ہیں یا نہیں۔ ماضی کا انسان نہ جانتا تھا کہ مرد کے مادہ منویہ میں یا خاتون کے بیضہ رحم میں اربوں زندہ جرثومے ہوتے ہیں۔ خوردبین نے یہ ممکن بنادیا کہ انسانی آنکھ انہیں دیکھ سکے اور y,x کی شناخت کر سکے۔ ان زندہ جرثوموں میں سے ایک یا دو یا چند مجامعت کے نتیجہ میں رحم مادر کے اندر باہم مل کر بچے کی پیدائش کی بنیاد بنتے ہیں جب کہ بقیہ جرثومے قدرت کے طے کردہ نظام کے تحت خود بخود ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس میں انسانی سوچ و عمل کا کوئی دخل نہیں ہوتا اور نہ ہی خالق نے انسان کو اس کا مکلّف ٹھہرایا ہے۔ رحم مادر میں باہم مل کر نئی زندگی کی ابتدا کرنے والے جرثومے زندہ ہوتے ہیں اور دن بدن بدلتی شکلیں ان کی زندگی کا عملی ثبوت فراہم کرتی رہتی ہیں۔ کیونکہ اگر زندگی ختم ہو جائے تو بڑھوتری کا عمل رک جائے گا۔ ایسے حالات میں خود قدرت اسے نکال باہر پھینکتی ہے۔ یہ غیر ارادی اسقاط ہے جس کیلئے پھر انسان مکلّف نہیں ہے۔ کبھی کبھار طبی معائنے پر معلوم ہوتا ہے کہ زندگی ختم ہو چکی ہے۔ جس سے ماں کے جسم میں زہر پھیل سکتا ہے تو ڈاکٹر اسقاط کا ذریعہ بنتا ہے۔

مذکورہ صورتوں کے علاوہ یہی جرثومہ رحم مادر میں قدرت کے طے کردہ مراحل طے کرتا ہے اور 260 دن میں ایک لمحہ بھی ایسا نہیں آتا جب کوئی بڑے سے بڑا ماہر طبیب اسے غیر زندہ کہہ سکے۔ ایسے میں اسقاط حمل ایک زندگی کو قتل کرنے کے مترادف ہے ہاں اس واحد صورت میں اس کی گنجائش ہے کہ مسلمان ڈاکٹر کی رائے یہ ہو کہ

ماں کی زندگی بچانے کیلئے یہ ناگزیر ہے مگر یہ ڈاکٹر تحدید آبادی کا تنخواہ یافتہ نہ ہو کر انہیں ہر حاملہ عورت خطرے میں نظر آتی ہے اور اسی خطرے سے بچانے کیلئے وہ مانع حمل ذرائع کے استعمال پر زور دیتے ہیں۔اسی بنیاد پر علماء کے فتوے بھی باطل ہیں جو اس مفروضے کی بنیاد پر دیئے گئے ہیں کہ رحم مادر میں اتنے ہفتے تک بچے میں زندگی نہیں ہوتی محض لوتھڑا ہوتا ہے حالانکہ اگر لوتھڑا بے جان ہو تو وہ تدریجی مراحل طے کر کے لڑکے لڑکی کی شکل ہی اختیار نہیں کرسکتا۔تدریجی بڑھوتری ہی زندگی کا ثبوت ہے۔جس سے کوئی فہم وشعور رکھنے والا انکار نہیں کرسکتا۔

اب رہا مسئلہ کنڈوم، گولیاں اور ٹیکے کے ذریعے حمل کا راستہ روکنا تو چونکہ یہ باارادہ کیا جاتا ہے اس لئے نیت کے فتور کے سبب چونکہ ان اقدامات سے افزائش نسل کے تمام جرثوموں (سپرمز) کو ختم کیا جاتا ہے۔لہذا اس کے قتل اولاد ہونے میں بھی شک نہیں رہتا۔آپ صرف درخت کا بیج ضائع نہیں کرتے ایک مکمل درخت ضائع کرتے ہیں۔ایک کسان کی جھولی میں کاشت کیلئے 10 کلو گندم کا بیج ہے جس سے فصل اگ سکتی ہے آپ وہ بیج تلف کر کے کہیں کہ میں نے تو گندم تلف کی ہے گندم کی فصل نہیں تو بھلا کوئی شخص اسے تسلیم کرنے پر آمادہ نہ ہوگا۔یہی صورت نیت کے افزائش نسل کے مادہ منویہ میں موجود جرثوموں کے ختم کرنے کا ہے، ان کا راستہ روکنے کا ہے وہ کسان کس قدر احمق متصور ہوگا جو کھیت میں بیج ڈالنے سے پہلے زمین میں بیج ضائع کرنے والا تیزاب ڈال دے کہ اگر یہ نہ ڈالا تو فصل زیادہ ہو جائے گی۔

اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل سات قسم کے اشتہارات کا مکمل سیٹ مفت منگوائیں

اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل سات قسم کے اشتہارات کا مندرجہ ذیل سیٹ مفت زیر تقسیم ہے۔

۱۔ کیا اللہ کے سوا کوئی اور مشکل حل کرنے پر قادر ہے؟ ایک سوال کی دس شکلیں!

۲۔ نماز میں پاؤں سے پاؤں ملانے اور سینے پر ہاتھ باندھنے کا ثبوت!

۳۔ اوقات نماز کیلئے محمدی دائمی جنتری! ۴۔ سورۃ فاتحہ خلف الامام!

۵۔ آمین بالجہر کا ثبوت! ۶۔ اثبات رفع الیدین! ۷۔ اہمیت نماز اور بے نماز کا انجام!

ملک بھر کی تمام مساجد و مدارس کے منتظم حضرات صرف دس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مکمل سیٹ منگوائیں اور فریم کروا کر اپنے اپنے زیر انتظام مساجد و مدارس میں آویزاں کریں۔مسائل حقہ کی ترویج کا بہترین ذریعہ ہے۔

نوٹ: فریم کروا کر آویزاں کرنے کا تحریری وعدہ آنا ضروری ہے۔

محمد یٰسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام۔جامپور۔ضلع راجن پور۔ فون 0604-567218,569472